اصلاح

نمبر ۱۱ | ذیقعدہ ۱۳۵۴ ہجری | جلد ۳۹

مدیر

احقر علی حیدر عفی عنہ

دار الاشاعۃ

کھجوا (صوبہ بہار)

عظیم الشان رعایت سوانح عمری نصف قیمت میں

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ محض اسی کے فضل و کرم سے سوانح عمری خلیفہ اول کی جلد اول اب مکمل ہو رہی ہے جو انشاء اللہ اصلاح ماہ ذی الحجہ کے ساتھ ۲۵۶ صفحہ میں ختم ہو جائیگی۔ پھر فوراً ہی دوسری جلد شروع کر دی جائیگی وہ کم از کم ۵۰۰ صفحہ میں ختم ہو گی۔ ارادہ ہے کہ انشاء اللہ محرم ۱۳۵۵ھ سے سوانح عمری خلیفہ دوم کے ہر ماہ میں ۲۴ صفحہ اور آخر سال میں کچھ زیادہ صفحہ شائع کئے جائیں تا کہ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ تک ۳۰۰ صفحے بھی پورے ہو جائیں۔ مگر اس سال سوانح عمری کے مصارف کثیرہ نے ہم کو بہت پریشان رکھا اور کاغذ برابر گھٹتا رہا۔ جس سے اصلاح کا کوئی نمبر وقت پر نہیں نکل سکا۔ اس وجہ سے شدید ضرورت ہے کہ آیندہ سال کے لئے کم از کم دو ہزار روپیہ کا کاغذ محرم سے پہلے منگالیں۔ اسی غرض سے یہ رعایتی اعلان شائع کرتے ہیں کہ سوانح عمری جلد اول (جو انشاء اللہ ۲۵۶ صفحہ میں اسی سال آخر ذی الحجہ تک شائع ہو جائیگی اور اسکی فہرست اور رنگین ٹیٹل پیج بھی اسکے شروع میں لگا دیا جائیگا) اسکی قیمت عہ رکھی جائیگی مگر جو حضرات اسی وقت سے سال آیندہ ۱۳۵۵ھ کے خریدار اصلاح ہو جائینگے انکو صرف نصف قیمت یعنی ایک روپیہ میں دیجائیگی بشرطیکہ وہ سال آیندہ کا چندہ اصلاح تین روپیہ اور سوانح عمری جلد اول کی رعایتی قیمت ایک روپیہ جملہ ۴ روپیہ بذریعہ منی آرڈر اسی سال ۳۰ ذی الحجہ تک ہمارے پاس روانہ کر دیں اور وی پی نہ طلب کریں۔

ہمدردان اصلاح کی خدمت میں بھی ضروری التماس ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ سوانح عمری خلیفہ اول جلد دوم جلد از جلد مکمل آپکو مل جائے اور اسکے بعد سوانح عمری خلیفہ دوم بھی آپ ملاحظہ کریں تو آیندہ سال کے لئے اسی سال ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ تک دو دو جدید خریدار اصلاح مہیا کر کے اور ان سے چندہ اصلاح ۱۳۵۵ھ سے ۳ روپیہ اور رعایتی قیمت سوانح عمری عہ جملہ چار روپیہ وصول کر کے آٹھ روپیہ کا منی آرڈر ہمارے پاس روانہ کر دیں۔ اس طرح اگر صرف ۲۵۰ حضرات نے بھی توجہ کی اور ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ تک دو دو جدید خریداروں سے چندہ اصلاح اور قیمت سوانح عمری لیکر ہمیں بھیجدیا تو انشاء اللہ دو ہزار روپیہ کا کاغذ قبل از محرم پہونچ جانے کی وجہ سے آیندہ سال اصلاح ہر ماہ کے شروع میں آپکو مل جایا کرے گا۔ ابھی دو ماہ کا وقت ہے۔ اسی درمیان میں بلکہ اگر صرف بقرعید ہی کے موقع پر کل ناظرین اصلاح حتمی ارادہ کرلیں کہ اصلاح کو دو جدید خریدار ضرور دینگے تو آسانی سے کاغذ کا سامان ہو جائے

فہرست مضامین

چندہ سنہ ۱۳۵۴ ہجری بعض ہمدردان اصلاح کی تاکید تھی کہ ان کے نام اصلاح بذریعہ وی پی نہ جاوے وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر عنایت کریں گے مگر ابھی بہت حضرات کے ذمہ سال رواں ۵۴ ہجری کا چندہ اب تک باقی ہے پس اگر ممکن ہو تو اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر عنایت فرمائیں ورنہ بدرجہ مجبوری ذی الحجہ کا اصلاح جو اس سال کا آخری پرچہ ہوگا بذریعہ وی پی روانہ کیا جائیگا۔

چندہ سنہ ۱۳۵۵ ہجری یہ سال تمام ہو رہا ہے جن حضرات کا چندہ سال رواں وصول ہو چکا ہے ان کا حساب ذی الحجہ میں ختم ہو جائیگا اب سال آئندہ ۵۵ ہجری کا چندہ بھی بذریعہ منی آرڈر عنایت فرمائیں ورنہ محرم ۵۵ ہجری کا رسالہ اصلاح بذریعہ وی پی روانہ کیا جائیگا۔

سوانح عمری خلیفہ دوم کا خریدار اگر آپ کو جلد دیکھنی ہو تو محرم ۵۵ ہجری تک اصلاح کے دو دو جدید خریدار عنایت فرمائیں جو سوانح عمری خلیفہ اول کی رعایتی قیمت عہ اور سال آئندہ کا چندہ سے ر جملہ للعہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ اگر ۲۵۰ حضرات نے بھی اس طرح دو دو جدید خریدار عنایت فرمائیے تو انشاء اللہ سوانح عمری خلیفہ اول ختم کر کے سوانح عمری خلیفہ دوم بہت جلد شروع کر دیجائیگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اصلاح

جلد ۳۹ | ماہ ذی القعدۃ الحرام سنہ ۱۳۵۴ھ | نمبر ۱۱

شکریۂ باری خدائے منان کے احسانات کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں ہوسکتا کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے سوانح عمری خلیفہ اول حصہ اول کے ۸۰ صفحہ اب تک شایع کرا دیئے اور قوی امید ہے کہ وہ اس حصہ کے بقیہ ۴۸ صفحہ بھی ذی الحجہ کے اصلاح میں شایع کرا کے حصہ اول کو محرم کے قبل ناظرین تک پہونچا دے گا۔ یہ مضمون ختم ہونے پر ہم کو خود حیرت ہوتی ہے کہ کیوں کر خدا نے اس حقیر کو اس نعمۃ عظمےٰ کا مستحق قرار دیا کہ اپنی مخصوص تائید سے ان تحقیقات کو جمع کرا دیتا ہے۔

سوانح عمری کیسی ہو رہی ہے خدا کے فضل و کرم سے اسکی مدح میں برابر خطوط آتے رہتے ہیں۔ سب کی نقل دشوار ہے۔ ایک رائے اور ملاحظہ ہو جناب رئیس المناظرین فخر الحاج مولوی فیض محمد خاں صاحب دام فیضہ نے مکھیال ضلع جھنگ (پنجاب) سے تحریر فرمایا ہے "جناب علامہ سید علی حیدر صاحب قبلہ سلام علیکم۔ جب پرچہ محرم میں سوانح عمری حضرت ابوبکر کی تقسیم کو پڑھا اور حصہ اول و دوم و سوم کا بارہ بارہ امور پر مشتمل ہونا پھر ہر ایک امر کا ہر پہلو سے جامع و مانع ہونا دیکھ کر در بار قاضی الحاجات میں دست بدعا ہوں کہ خدا آپ کو بطفیل نفوس قدسیہ اسکی تکمیل میں کامیاب فرمائے۔ حصہ چہارم و پنجم کا ۴۸ قیود پر حاوی ہونا ایک ایسا وسیع میدان ہے جسمیں سوائے جناب کے کوئی گامزن ہو ہی نہیں سکتا۔ جب یہ کتاب وجود فعل میں آئیگی تو تمام ہندوستان بلاتفریق مذہب آپکا ممنون احسان نظر آئیگا ... آپ ایسا کام کر رہے ہے

ہیں کہ اقلام الناس آپ کی تعریف کا احاطہ نہیں کرسکتے ۔ ہاں اللہ جل شانہ اور اسکے حافظ ادیان آپ کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے ۔ کاش یہ کام صرف تعریف سے ہو جاتا تو شیعہ قوم کے لئے بالکل سہل تھا مگر یہاں تو سیم وزر کی بے حد ضرورت ہے ۔ جب اس قوم نے جمود کے حجابوں سے سر نکال کر دیکھا تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے حاتم طائی کی سخاوتوں کو شرمندہ کرنے والی یہی قوم ہے محض التفات شرط ہے ۔ لہٰذا حضرات شیعہ کو چاہئے کہ آپ کو جن اشیاء کی ضرورت ہو بہت جلد مہیا فرمائیں تاکہ سوانح عمری خلیفہ اول کا بوستان بہت جلد ثمر پذیر ہو اور جو لوگ بوجہ خوش اعتقادی ممدوح کے حالات سے ناواقف ہیں اُن کے اذہان عالیہ بھی منوّر ہو کر صراط مستقیم کو دیکھ کر وادی ضلالت سے وادی ہدایت میں کود پڑیں ۔"

جناب ممدوح نے آخر میں جو لکھا ہے کہ "حضرات شیعہ کو چاہئے کہ آپ کو جن اشیاء کی ضرورت ہو بہت جلد مہیا فرمائیں" تو التماس ہے کہ ہم کو سردست تین چیزوں کی شدید ضرورت ہے (۱) پہلی چیز یہ کہ کل مومنین دعا فرمائیں کہ خداوند عالم اس دینی خدمت کو بہترین عنوان سے ختم کرا کے قبول فرمالے اور اپنی نیز اپنے برگزیدہ بندوں کی خوشنودی کا ذریعہ قرار دے (۲) دوسری چیز یہ کہ عربی فارسی کی متعدد کتابیں جو اب تک نہیں آئیں مل جائیں ۔ اگرچہ حضرت قبلہ وکعبہ حجۃ الاسلام آیۃ اللہ العلام مولانا آقا السید علی اظہر صاحب طاب ثراہ کا کتب خانہ خدا کے فضل سے بہت بڑا ذخیرہ فنون وخزانہ علوم بلکہ دولت بیش بہا اور قابل فخر نعمت ہے مگر پھر بھی بہت کتابیں جو بعد کو چھپیں یا یورپ سے شایع ہوئیں یہاں نہ آسکیں اور جب تک وہ نہ آجائیں خلیفہ دوم کی سوانح عمری جامع نہیں ہوسکتی ہے ۔ کم از کم جتنی کتابوں کے حوالہ سے مولوی شبلی صاحب نعمانی نے الفاروق لکھی ہے وہ سب تو ہمارے پاس ضرور ہونی چاہئیں ۔ ہم نے ان کل کتابوں کی فہرست الفاروق کے سرورق پر نقل کر لی ہے بفضلہ انکی اکثر کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں صرف ۴۲ کتابیں کم ہوتی ہیں ۔ مگر یہ وہ ہیں جو زیادہ تر یورپ میں چھپی ہیں یا بہت قیمتی ہیں ۔ اب ہمیں آئندہ سال کے اندر یعنی محرم ۵۵ھ سے ذی الحجہ ۵۵ھ تک ان کل کتابوں کو جمع کر لینا ضروری ہے تاکہ خلیفہ اول کی سوانح عمری تمام ہونے پر خلیفہ دوم کا تذکرہ شروع کردیا جائے (۳)

تیسری چیز یہ کہ صرف دو سال کے لئے دو معین مصنف کا انتظام ہو جائے جو کتابوں کو دیکھ کر اس میں سے مضامین نکالیں۔ عبارتوں کو نقل کریں اور اس کے لکھنے میں ہماری مدد کر سکیں۔ اگر ہماری صرف ایک فرمائش جمیع ناظرین اصلاح پوری کر دیں تو بہت آسانی سے یہ کل ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں وہ یہ کہ محرم ۵۵ھ کے قبل صرف دو دو جدید خریدار اصلاح عنایت فرما کر شکر گذار کریں جو سوانح عمری حصہ اول رعایتی قیمت عہ پر طلب کر لیں اور آیندہ سال کا چندہ بھی عنایت کر دیں۔ سوانح عمری مکمل ہونے پر حصہ اول کی قیمت عگ اور حصہ دوم کی سے مقرر کی جائیگی مگر جو حضرات اس وقت خریدار ہوں گے ان کو صرف للعہ میں سوانح عمری کے دونوں حصے بھی ملیں گے اور سال بھر تک رسالہ اصلاح بھی ملتا رہے گا عشرہ محرم اسکے لئے بہترین موقع ہے۔ اگر کل حضرات حتمی ارادہ کر لیں تو بہت آسانی سے یہ ضرورتیں پوری ہو جا سکتی ہیں۔ قبل از محرم اگر کل حضرات دو دو جدید خریدار عنایت فرماوینگے تو ہم اسی قدر رسالہ محرم سے چھپوائیں گے۔ محرم کے بعد خریدار آنے سے ممکن ہے کہ ہم نئے خریداروں کو پورے پرچے نہ دے سکیں۔ کیونکہ جتنے خریدار موجود رہتے ہیں اتنی ہی تعداد میں رسالہ چھپوایا جاتا ہے۔

اصلاح کا شکریہ ہمدردان (۱) رسالہ اصلاح کے قدیم ہمدرد اور معین عالی جناب مولوی محمد کرم خاں صاحب وظیفہ یاب حیدر آباد دکن دام شرفہ نے کتاب مستدرک امام حاکم کی تین جلدیں جو ریاست حیدر آباد میں چھپی ہیں عہ۱۱ میں خرید کر اور ہے مصارف روانگی دیگر جملہ عہ۱۵ اپنے پاس سے عنایت فرما کر یہ نہایت قیمتی اور ضروری کتاب ہمیں ارسال فرمائی ہے۔ اس اعانت کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا۔ اس کتاب کی جلد اول پہلے ہمارے ہاں آچکی تھی مگر بقیہ تین جلدیں نہیں آسکی تھیں اب جناب ممدوح کی توجہ سے یہ کمی پوری ہو گئی خدا ممدوح کو جزائے خیر عطا فرمائے

(۲) رسالہ اصلاح کے ایک اور ہمدرد و معین عالی جناب سید جعفر حسین صاحب رضوی دام مجدہٗ نے بمبئی سے کتاب اخبار الحمقے والمغفلین علامہ ابن جوزی خرید کر عنایت فرمائی ممدوح اسکے قبل متعدد کتابیں وہاں سے خرید کر ارسال فرما چکے۔ خدا موصوف کو بھی جزائے خیر دے۔ اس کے ساتھ افسوس بھی ہے کہ اب تک طبقات ابن سعد۔ تاریخ یعقوبی

اور تاریخ مکہ از علامہ ازرقی کسی جگہ سے بطور عاریۃ بھی نہیں مل سکیں۔ کیا ناظرین و ہمدردان اصلاح کچھ دنوں کے لیے ان کتابوں کو بھجوا کر شکرگذار فرمائیں گے۔ جو صاحب اتنی اعانت کر سکتے ہوں وہ ہمیں مطلع کریں کہ ہم ریلوے اسٹیشن کا پتا لکھیں تو روانہ کردیں۔ ڈاک سے آنے میں محصول زیادہ صرف ہو جائیگا۔

حضرت عائشہ سے یزید کی خواہش نکاح

اصلاح ۶ جلد ۳۹ (ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۵۴ ہجری) میں ایک مضمون "سلسلہ امامت نسل جناب سیدہ میں" شایع ہوا ہے اس میں ایک جملہ یہ بھی ہے "یہاں تک کہ یزید نے جو مثل خلفاء ثلثہ خلیفہ رسول برحق بنایا گیا پرانی رسم جاہلیۃ کو جاری کردیا کہ باپ کی مدخولہ عام طور پر زینت پہلو ہونے لگی یہاں تک کہ خود حضرت عائشہ کو اس ملعون نے اپنے پلنگ پر طلب کیا"۔

اس کے متعلق بعض حضرات نے ہم سے دریافت کیا ہے کہ یہ مضمون کس کتاب میں ہے۔ انکی خدمت میں التماس ہے کہ یہ مضمون درحقیقت حضرت حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام ظہیر الملۃ والدین مولانا السید علی اظہر صاحب قبلہ طاب ثراہ کا موعظہ ہے جسکی نقل رسالہ الکلام ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۴۳ ہجری میں شایع ہوئی تھی۔ چونکہ اس سال ماہ جمادی الاخری میں ہم علیل تھے اور وہ مضمون نہایت معرفت خیز تھا اسکو شایع ہوئے بھی بیس سال کی مدت گذر گئی تھی ہم نے اس کو اصلاح میں نقل کرا دیا۔ مگر یہ سوال خود ہم نے بھی حضرت قبلہ و کعبہ اعلی اللہ مقامہ سے کیا تھا۔ اُس زمانہ میں حضرت مرحوم نے شاید ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی جونپوری متوفی سنہ ۸۴۸ ہجری کی کتاب ہدایۃ السعداء کا پتا دیا تھا اور غالباً یہ بھی فرمایا تھا کہ جناب مرحوم نے حضرت فردوس مآب حجۃ الاسلام آیۃ اللہ فی الانام عماد الملۃ والدین سید المحققین مولانا السید حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ کے کتب خانہ میں اس کتاب کے مضمون بالا کو ملاحظہ فرمایا تھا۔ افسوس ہے کہ یہ کتاب ہمارے ہاں نہیں ہے اس وجہ سے ہم اسکے صفحہ وغیرہ کا حوالہ نہیں دے سکتے لیکن اس قسم کا مضمون دوسری کتابوں میں موجود ہے۔ مثلاً جناب مولوی شاہزادہ مرزا احمد سلطان صاحب مصطفوی دہلوی نے لکھا ہے "جب یزید ابن معویہ نے عائشہ سے نکاح کرنے کا قصد کیا تو اُس وقت بھی یہی آیۃ لاتنکحوا ازواجہ پیش کی گئی تھی جس کے

سبب سے وہ باز رہا۔ دیکھو منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ عبدالحق دہلوی جلد اول باب پنجم فضائل رسول صفحہ ۲۶۶" (تنزیہ الانساب جلد ۲ صفحہ ۶۱) اور خود شاہ عبدالحق صاحب دہلوی نے تحریر فرمایا ہے " ودر بعضے کتب گفتہ اند کہ یزید شقی طمع کرد در عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پس خواندند بروے ایں آیۃ وممنوع شد ازاں" (مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ ناصری در ۱۲۸۲ھ ہجری) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ" بعض کتابوں میں ہے کہ یزید شقی نے حضرت عائشہ کے بارے میں طمع کی (کہ آپ سے نکاح کرے) اس پر لوگوں نے اس کے سامنے یہی آیۃ لا تنکحوا ازواجہ پڑھی جس پر وہ اس ارادہ سے باز رہا"۔ اصل یہ ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم کی زندگی ہی میں صحابہ کو خواہش ہوگئی تھی کہ آنحضرت صلعم کے انتقال پر حضرت عائشہ سے نکاح کریں گے۔ اسی پر یہ آیۃ نازل ہوئی کہ لا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا یعنی رسول کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے نکاح نہ کرنا (پ ۲۲ - ع ۴) شاہ عبدالحق صاحب لکھتے ہیں" ودر روضۃ الاحباب گفتہ است کہ گویند طلحہ بن عبید اللہ گفت چوں پیغمبر از دنیا برودمن عائشہ رض را بخواہم پس نازل شد ایں آیۃ" یعنی روضۃ الاحباب میں لکھا ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں طلحہ بن عبید اللہ نے کہا کہ جب پیغمبر صلعم دنیا سے اٹھ جائیں گے تو میں عائشہ کی خواستگاری کروں گا۔ اس پر یہ آیۃ نازل ہوئی (مدارج النبوۃ جلد ۱ صفحہ ۱۴۵) علامہ سیوطی لکھتے ہیں ان طلحۃ بن عبید اللہ قال ایحجبنا محمد عن نبات عمنا ویتزوج نساءنا من بعدنا لئن حدث بہ حدث لنتزوجن نساءہ من بعدہ فنزلت یعنی طلحہ بن عبید اللہ کہتے تھے کہ کیا محمد ہماری چچازاد بہنوں کو ہم سے پردہ کراتے ہیں اور ہمارے بعد ہماری عورتوں سے خود نکاح کر لیتے ہیں۔ اچھا اگر وہ مرے تو ہم ضرور ان کی بیویوں سے شادی کریں گے۔ اس پر یہ آیۃ نازل ہوئی۔ دوسری روایۃ میں ہے کہ طلحہ نے صاف صاف حضرت عائشہ سے شادی کر لینے کو کہا قال طلحہ لو قبض النبیؐ تزوجت عائشۃ رض فنزلت وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ یعنی طلحہ نے کہا اگر رسولؐ مر گئے تو ہم عائشہ سے شادی کریں گے۔ اس پر یہ آیۃ نازل ہوئی کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسولخدا کو اذیت دیتے ہو۔ تیسری روایۃ یہ ہے ان رجلا اتے بعض ازواج النبیؐ فکلمھا وھو ابن عمھا فقال النبیؐ لا تقوم من ھذا المقام بعد یومک ھذا۔ فقال یا رسول اللہ انھا ابنۃ عمی واللہ ما قلت لھا منکرا ولا قالت لی قال النبیؐ قد عرفت ذلک انہ لیس احدا غیر من اللہ وانہ لیس احد اغیر منی فمضے ثم قال یمنعنی من کلام ابنۃ عمی لا تزوجھا من بعدہ

فانزل اللہ ھذہ الآیۃ ۔ یعنی ایک شخص حضرت رسولخدا صلعم کی بعض ازواج کے پاس آیا جو اسکی چچا زاد بہن تھیں اور اُن سے کچھ باتیں کیں ۔ اس پر حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا دیکھو آج تو خیر ہوگیا پھر کبھی اس جگہ تم کھڑے بھی نہ ہونا ۔ اس نے کہا اے رسولخدا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے ۔ خدا کی قسم میں نے اس سے کوئی بری بات نہیں کی ہے اور نہ اس نے مجھ سے کوئی بری بات کی ہے حضرت نے فرمایا دیکھو اللہ سے زیادہ غیرتمند کوئی نہیں ہے اور اس کے بعد مجھ سے زیادہ غیرتمند کوئی نہیں ہے ۔ اس پر وہ شخص وہاں سے ہٹ گیا پھر کہا یہ ہم کو چچا زاد بہن سے باتیں کرنے سے منع کرتے ہیں ۔ اچھا میں ان کے بعد اسی بیوی سے شادی کرکے رہوں گا اس پر خدا نے یہ آیۃ نازل کی (تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۵) اور علامہ نیشاپوری نے لکھا ہے ان بعضھم قال نھینا ان نکلم بنات عمنا الا من وراء حجاب لئن مات محمد لا تزوجن فلانۃ عنی عائشۃ یعنی بعض صحابہ کہتے تھے کہ ہم لوگوں کو اپنی چچا زاد بہنوں سے باتیں کرنے سے منع کیا گیا ہے سوا اس صورت کے کہ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں ۔ اچھا اگر محمد مریں تو ہم فلاں بیوی یعنی عائشہ سے شادی کرکے رہیں گے (تفسیر نیشاپوری جلد ۲۲ صفحہ ۲۹) اور علامہ فخرالدین رازی نے لکھا ہے ان بعض الناس قیل ھو طلحۃ ابن عبید اللہ قال لئن عشت بعد محمد لانکحن عائشۃ یعنی بعض صحابہ نے اور کہا گیا ہے کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ تھے کہا کہ اگر میں محمد کے بعد زندہ رہا تو یقیناً عائشہ سے نکاح کرکے رہوں گا (تفسیر کبیر ج ۶ صفحہ ۵۹۷) اور علامہ ابن حجر نے طلحہ بن عبید اللہ کے حال میں لکھا ہے :- یقال ھو الذی نزل فیہ وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا وذلک انہ قال لئن مات رسول اللہ لا تزوجن عائشۃ یعنی کہا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن عبید اللہ وہی ہیں جن کے بارے میں یہ آیۃ نازل ہوئی کہ تم کو مناسب نہیں ہے کہ رسولخدا کو اذیت دو اور نہ یہ کہ انکی بیویوں سے ان کے بعد نکاح کرو اور اس کا قصہ یہ ہے کہ انھوں نے کہا تھا اگر رسول اللہ مر جائیں گے تو میں یقیناً عائشہ سے شادی کرکے رہوں گا (اصابہ جلد ۳ صفحہ ۲۹۴) بکثرت کتب حدیث میں بھی یہی مضمون ہے سب کی نقل میں طول ہوگا ۔ مختصر یہ کہ صحابہ ہی کی پیروی یزید نے بھی کی کہ حضرت عائشہ سے نکاح کرنے کی خواہش کی ۔ یزید نے حضرت رسولخدا کی وفات کے مدت بعد اس کا ارادہ کیا ۔ برخلاف اس کے صحابہ نے تو حضرت کی زندگی ہی میں اپنی اس تمنا کو ظاہر کردیا تھا ۔ البتہ تعجب اس بات پر ہوتا ہے کہ یزید نے کس سبب سے

ایسی خواہش کی کیونکہ حضرت عائشہ شوال ۹ سنہ قبل ہجرت مطابق جولائی ۶۱۴ء میں پیدا ہوئیں ۱۱ سنہ ہجری یعنی ۲۰ سال کی عمر میں بیوہ ہوئیں اور ۱۷ رماہ رمضان ۵۸ سنہ ہجری مطابق ۱۳ ر جون ۶۷۸ء میں انتقال کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۶۷ سرسٹھ سال کی تھی۔ اور یزید ۲۷ سنہ ھ میں پیدا ہوا تھا اور حضرت امام حسنؓ ۴۹ سنہ ہجری میں شہید ہوئے۔ اسکے بعد ہی معویہ اسکی کوشش کرنے لگا کہ اس کے بعد یزید بادشاہ ہو[1] تب ہی یزید نے حضرت عائشہ سے وہ خواہش کی ہوگی مگر اُس وقت حضرت عائشہ ۶۰ سال کی ہوچکی تھیں۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ یزید نے اپنے بالغ ہونے کے کچھ دنوں بعد جب ممدوحہ کی عمر پچاس سال سے زیادہ اور ساٹھ سال سے کچھ کم ہو اس بات کالالچ کیا ہو حالانکہ وہ حضرت عائشہ سے عمر میں ۳۶ سال چھوٹا تھا۔ ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں سے جو لوگ یزید کو نبی مانتے ہیں انھوں نے یہی سوچا ہو کہ جس طرح حضرت رسولخدا صلعم نے حضرت عائشہ سے شادی کی تھی اسی طرح یزید نے بھی ان سے شادی کی خواہش کی لہذا اسکو بھی نبی ماننا ضروری ہے جیساکہ علامہ ابن تیمیہ وغیرہ نے لکھا ہے ابناس فی یزید طرفان ووسط۔ قوم یعتقدون انہ من الصحابۃ او من الخلفاء الراشدین او من الانبیاء یعنی یزید کے بارے میں لوگوں کی تقسیم ان کے اعتقاد کے مطابق تین ہے۔ دو طرف ادھر ادھر اور ایک وسط میں۔ ایک قوم اعتقاد رکھتی ہے کہ وہ صحابہ کرام سے تھا یا خلفاء راشدین میں سے تھا یا انبیاء سے تھا (منہاج السنۃ جلد ۲ ص ۲۴۶) یزید کی نبوت سے علامہ ممدوح کو اتنی دلچسپی [illegible] اپنی کتاب میں کئی جگہ ذکر کیا ہے۔ ایک اور صفحہ میں فرماتے ہیں انہ یعتقد ان یزید من الصحابۃ ومن بعضهم انہ من الانبیاء۔ یزید کے بارے میں کچھ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ صحابہ کرام سے تھا اور کچھ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ نبی تھا (منہاج السنۃ جلد ۲ ص ۲۳۸ وغیرہ)

---

[1] بروایتہ تاریخ طبری و حیوۃ الحیوان و معارف و تاریخ اعثم کوفی معویہ نے اس شرط پر امام حسنؓ سے صلح کی تھی کہ اس کے بعد امام حسنؓ خلیفہ ہوں اور اگر ان کا انتقال ہوجائے تو امام حسینؓ ہوں مگر بادشاہ ہونے کے بعد معویہ نے کوشش شروع کی [illegible] یزید خلیفہ ہوجائے لیکن امام حسنؓ کے وجود سے ڈرتا تھا اس وجہ سے جعدہ بنت الاشعث [illegible] یزید سے شادی کردینے کا لالچ دے کر ۴۹ سنہ ہجری یا ۵۰ سنہ ہجری میں حضرتؑ کو شہید کرادیا۔ پھر ۵۶ سنہ ہجری میں یزید کی بیعت لینے کے لئے مدینہ میں آیا۔ ممکن ہے اُسی وقت یزید نے حضرت عائشہ سے نکاح کی خواہش کی ہو۔ اُس وقت موصوفہ کی عمر ۶۵ سال کی تھی فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

تحقیق حق

حضرات علمائے اہل تشیع کی خدمت میں التماس ہے کہ حقیر ایک سید طالب العلم ہے اور میرے جملہ اقرباء شیعہ ہیں۔ لیکن میرا تعلیمی سلسلہ مدت سے علمائے اہلسنت والجماعۃ کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس بوجہ اس کے کہ مجھ کو دو مخالف مذہبوں سے قرب معرض ہے ہمیشہ اختلافی مسائل کی تحقیق اور غور پر مجبور رہتا ہوں اور حسب موقعہ اپنے استادوں اور ہمدرسوں کے حلقہ بغرض تحقیق بحث مباحثہ بھی کرتا رہتا ہوں۔ چنانچہ اتفاق سے ان دنوں میں میرا چند ایک منتہی طلباء کے ساتھ آیۃ وضو پر تکرار ہوگئی اور میں نے کہا کہ اس کی ترکیب نحوی جس طرح شیعہ کرتے ہیں وہی درست معلوم ہوتی ہے یعنی ارجلکم رؤس پر معطوف اور امسحوا کا مفعول ہے۔ پس اس کے جواب میں بعض طالب علموں نے نہایت تمسخر کے ساتھ مجھ کو یہ کہا کہ ہم تو آج تمہاری زبان سے سن رہے ہیں کہ شیعہ بھی علم نحو جانتے ہیں۔ یا دقائق علمیہ سے واقف ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل تمہارا خیال ہے بلکہ شیعہ لوگ قواعد علمیہ سے ناواقف اور جرالجوار کی حقیقت سے بے خبر اور معطوف معطوف علیہ کے پورے احکام اور اقسام وغیرہ نحوی تحقیقات سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے ارجلکم کو ایدیکم کا معطوف نہیں بناتے اور رؤسکم کا معطوف بنا دیا کرتے ہیں اور ہمارا دعوٰی ہے کہ تم جس شیعہ عالم سے جاکر دریافت کرو گے اس امر پر کہ ارجلکم کا عطف رؤسکم پر ہے نحوی دقائق کے ذریعہ کوئی بھی استدلال نہ کر سکے گا۔ اور اگر تم کو یقین نہیں آتا تو چلو ملتان قریب ہے اور ہمارے ملک میں شیعوں کا مرکز ہے وہاں سے جاکر تشفی کرلو لیکن بالمشافہ تحقیق کرنے میں چونکہ بہت کچھ نقائص اور قبائح ہیں اور یہ صورت فیصلہ کن نہیں ہوسکتی لہذا بذریعہ اشتہار شائع کردو جس کا جواب خود شیعہ صاحبان کی طرف سے چھپ کر چھپاں ہوجائے گا۔

اس لئے میں نہایت امید سے التجا کرتا ہوں کہ ایک ہفتہ کے اندر اس مسئلہ پر دلائل تحریر کرکے بذریعہ اشتہار چھپاں کریں تو ایک تو حقیر کی بھی ہمت بڑھ جائیگی اور دوسرا یہ کہ ان سب طالب علموں کو کہ جنکے ذہن میں یہ جما دیا گیا ہے کہ شیعوں میں محض زبانی پلاؤ ہے اور علمی دقائق کی واقفی ہے ہی نہیں شیعی تحقیقات اور تدقیقات کا علم ہوجائے گا اور اگر ہمارے حسب قرارداد سات آٹھ روز کے اندر جواب نہ ملا تو حقیر سخت شرمندہ ہوگا۔ اور مجھ پر اور شیعی خیالات پر میرے ساتھی ہمیشہ کے لئے بری طرح تمسخر کیا کرینگے کسی پرانی تحریر یا رسالے وغیرہ پر محول نہ فرمایا جاوے۔ فقط ایک طالب علم

اصلاح — یہ ایک چھپا ہوا اشتہار پنجاب سے آیا تھا جو درج کر دیا گیا۔ اس مسئلہ کے متعلق دائرہ تحقیق کی جدید کتاب قواصم الظہور میں ضروری بحث کی گئی ہے جو ادارہ کو وہاں سے ملتی ہے۔ سائل صاحب اس کو ملاحظہ کریں۔ انشاء اللہ ان کی تشفی ہو جائیگی۔ جرجوا رمحض اہلسنت کا ڈھکوسلا ہے۔ رسالہ مذکورہ ضرور دیکھیے۔

شیعہ حفاظ قرآن — چونکہ اس زمانہ میں سواد اعظم کی طرف سے مختلف علاقوں میں یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ شیعوں میں حافظ قرآن کریم نہیں ہو سکتا اس لئے ہم چند نام حفاظ شیعہ کے معہ پتہ کے شایع کرتے ہیں جو بمقابلہ دریا کے ایک قطرہ کی حیثیت رکھتے ہیں تاکہ جن ناقصوں کو شیعوں کے حافظ قرآن ہونے میں شک ہو وہ اپنے شبہات کو رفع کر سکیں۔ اگرچہ بکثرت علاقوں میں حفاظ شیعہ کے امتحانات لئے جا چکے ہیں اور اعلیٰ کامیابی کی سندات حفاظ و علمائے اہلسنت سے حاصل ہو چکی ہیں جیسا کہ لکھنؤ۔ سیالکوٹ۔ جلال پور۔ گجرانوالہ وغیرہ وغیرہ مقامات شاہد ہیں نیز امامیہ مشن نے تذکرہ حفاظ شیعہ دو جلدوں میں شایع کر دیا ہے۔ لیکن پھر بھی وہی خیال حضرات اہلسنت کا باقی ہے لہذا بطور اتمام حجت ہم پھر چند اسمائے حفاظ شیعہ پیش کر کے اعلان کرتے ہیں کہ جس کسی کو شبہ ہو۔ وہ ان شیعہ حفاظ سے اپنے شبہ کو رفع کر لے۔

نمبر	اسمائے حفاظ شیعہ	قوم	سکونت و پتہ	نمبر	اسمائے حفاظ شیعہ	قوم	سکونت و پتہ
۱	سید امیر کاظم	سید	نگینہ ضلع بجنور	۹	مولوی کفایت حسین صاحب واعظ		شکار پور ضلع بلند شہر
۲	مولوی سید رضا صاحب	"	امروہہ محلہ دانشمندان ضلع مرادآباد	۱۰	شیر محمد صاحب		ماڑی انڈس ضلع میانوالی
۳	سید ظفر عباس صاحب واعظ	"	لکھنؤ مدرسۃ الواعظین	۱۱	محمد نواز صاحب	شیخ	بہل ضلع "
۴	سید حیدر شاہ صاحب	"	تھٹی سیدہ میر ضلع شاہ پور	۱۲	فتح محمد صاحب		سندرال ضلع شاہ پور
۵	سید فضل حسین شاہ صاحب	"	" " " "	۱۳	عبد العلی صاحب		پہاڑ پور ضلع ڈیرہ
۶	سید قاسم شاہ صاحب	"					اسمٰعیل خاں وارد
۷	سید عبد اللہ شاہ صاحب	"					حال حسن شاہ ضلع مظفر گڑھ
۸	سید محمد قاسم شاہ صاحب	"	چکڑالہ ضلع میانوالی	۱۴	شیر محمد صاحب		دندی سریالی ضلع کیمبل پور

المعلن حافظ امیر کاظم ساکن نگینہ ضلع بجنور

اشہد ان علیاً ولی اللہ جزو اذان ہے یا نہیں اس کے متعلق حقیر نے حضرت شمس العلماء مولانا السید نجم الحسن صاحب قبلہ دام ظلہم سے ایک استفتاء کیا وہ استفتاء مع جواب بغرض افادہ مومنین بجنسہ ذیل میں شایع کیا جاتا ہے۔ اصل محفوظ ہے جو صاحب چاہیں میرے پاس ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

بحضور اقدس و اشرف سرکار نجم الملۃ والدین شمس العلماء مولانا مولوی نجم الحسن صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی۔ سوال (۱) اشہد ان علیاً ولی اللہ بقصد جزو اذان کہیں تو اذان باطل ہی یا نہیں (۲) بغیر اشہد ان علیاً ولی اللہ اذان صحیح ہے یا نہیں۔ جواب بحوالہ کتب مرحمت ہو فقط ۱۸ جمادی الثانیہ ۱۳۵۳ھ۔

جواب (۱) اشہد ان علیاً ولی اللہ کی جزئیت کے متعلق علماء نے تصریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار کتاب الصلوۃ باب الاذان میں اس کو اجزاء مستحبہ اذان سے قرار دیا ہے۔ اسی طرح شیخ اور علامہ اور شہید نے اپنے اپنے مصنفات میں ذکر کیا ہے۔ اور یوں ہی روضۃ المتقین میں ملا محمد تقی مجلسیؒ نے لکھا ہے۔ جس طرح اذان نماز کے لیے مستحب موکدہ ہے اسی طرح یہ کلمہ بھی سنت موکدہ ہے۔ اور چونکہ قول بالجزئیت موجود ہے لہذا اس بناء پر اگر بقصد جزو اذان کہیں تو اذان باطل نہیں ہے (۲) چونکہ قول بالجزئیت موجود ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا لہذا اس بناء پر اس کے ترک سے اذان باطل ہوگی۔

شرح و دستخط نجم الحسن عفی عنہ بقلمہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۴ء مہر

گذارندہ:۔ الحاج ڈاکٹر سید محمود علی۔ ڈیوڑھی حکیم باقر نواز جنگ مرحوم حویلی قدیم مبارک حیدرآباد دکن

اصلاح حضرت رسولخدا صلعم کی عبادت کی کون سی صورت سواد اعظم نے باقی رہنے دی کہ اذان کے متعلق یہ خیال ہو کہ انھوں نے اس کو اپنی حالت پر چھوڑ رکھا ہوگا۔ وضوء میں صاف حکم خدا ہے یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اے ایمان والو جب تم نماز کو کھڑے ہو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھویا کرو اور اپنے سر پر اور کعبین تک اپنے پاؤں پر مسح کیا کرو (پ ۶۔ ع ۶) اور حضرت رسولخدا صلعم نے بھی صاف صاف پاؤں دھونے ہی کا حکم دیا ہے۔ علامہ سیوطی وغیرہ نے لکھا ہے:۔

ان رسول اللہ قال للمسئ صلوتہ انہا لاتتم صلاۃ احد کم حتے لیسبغ الوضوء کما امرہ اللہ یغسل وجہہ و یدیہ الی المرفقین ویمسح برأسہ ورجلیہ الی الکعبین یعنی حضرت رسولخداؐ نے اس شخص سے جو اپنی نماز اچھی طرح بجانہ لاتا تھا فرمایا کہ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوگی جب تک وہ وضو کو اسی طرح کامل نہ کرے جس طرح خدا نے حکم دیا ہے کہ اپنے منہ اور دونوں کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھوئے اور سر اور کعبین تک اپنے پاؤں پر مسح کرے (تفسیر درمنثور جلد ۲ صلا۲۶۲) حضرت رسولخدا صلعم بالکل اسی طرح خود بھی وضوء کرتے تھے تفسیر در منثور، مسند احمد بن حنبل وغیرہ میں اسکی روایتیں بھری ہوئی ہیں۔ ایک روایۃ ملاحظہ ہو:۔ عن عباد بن تمیم المازنی عن ابیہ قال رأیت رسول اللہؐ یتوضوء ویمسح بالماء علی رجلیہ تمیم مازنی کہتے تھے کہ میں نے حضرت رسولخداؐ کو دیکھا کہ وضوء فرماتے تھے اس میں پانی سے اپنے دونوں پاؤں پر مسح کرتے تھے (اصابہ جلد صہ۱۸۵)۔ مگر اب ہر جگہ سواد اعظم کے حضرات بجائے مسح رجلین کے پاؤں دھویا کرتے ہیں اسی طرح نماز میں ہاتھ باندھنا ہے جسکے متعلق علماء اہلسنت نے تصریح کی ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نے نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم ہرگز نہیں دیا ہے۔ قال ابن المنذر فی بعض تصانیفہ لم یثبت عن النبیؐ فی ذلک شیٔ یعنی ابن منذر نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ہاتھ باندھنے کے متعلق حضرت رسول سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی (حاشیہ سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ ص۷۶) اور علامہ محمد معین نے جو فرقہ اہلحدیث کے مشہور امام ہیں تحریر فرمایا ہے ان اجتماع اہل المدینۃ المطہرۃ حجۃ حتے اندعولت علماء مذہبہ فی ارسال الیدین حالۃ القیام فی الصلوۃ علے اہلہا یعنی مدینہ منورہ کے مسلمانوں کا اجماع حجۃ ہے یہاں تک کہ علماء فرقہ مالکی نے حالت قیام میں ہاتھ کھول کر نماز پڑھنے کا حکم اسی وجہ سے دیا ہے کہ مدینہ کے مسلمانوں کا یہی عمل تھا (دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور ص۲۴۰) پھر لکھا ہے کان ابن الزبیر اذا صلے یرسل یدیہ یعنی حضرت عبداللہ ابن زبیر جب نماز پڑھتے تو ہاتھ چھوڑے رہتے تھے (دراسات اللبیب ص۲۴۰)۔ ممدوح خود بڑے صحابی اور حضرت ابوبکر کے نواسے حضرت عائشہ کے بھانجے تھے اگر حضرت رسولخداؐ کو ہاتھ باندھکر نماز پڑھتے دیکھا ہوتا یا اس کا حکم سنا ہوتا تو کیوں خود ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے؟ اسی طرح

سوا اعظم نے نماز میں سورہ کے قبل بسم اللہ کہنا چھوڑ دیا حالانکہ یہی حکم خدا و رسول و عمل رسول و صحابہ کرام تھا۔ علماء اہلسنت نے تصریح لکھا ہے:۔ کان رسول اللہ یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم فی السور تین جمیعا یعنی حضرت رسولخدا صلعم ہر نماز میں ہر سورہ کے قبل زور سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کرتے تھے (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۹۶) اور جو شخص ایسا نہ کرتا اس کو ڈانٹ کر اس کا حکم دیتے تھے۔ واقعہ ملاحظہ ہو:۔ دخل رجل یصلی فافتتح الصلوٰۃ وتعوذ ثم قال الحمد للہ رب العالمین فسمع النبیؐ فقال لہ یا رجل قطعت علی نفسک الصلوٰۃ اما علمت ان بسم اللہ الرحمن الرحیم من الحمد فمن ترکھا فقد ترک آیۃ ومن ترک آیۃ فقد افسد علیہ صلاتہ یعنی ایک شخص مسجد رسول میں نماز پڑھنے لگا اور تکبیرۃ الاحرام کہ کر اعوذ باللہ کہا پھر الحمد للہ رب العالمین سے پڑھنے لگا اس کو حضرت رسولخدا صلعم نے سن لیا تو فرمایا اے شخص تو نے اپنی نماز کاٹ ڈالی۔ کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ حمد کا جزو ہے جو اس کو چھوڑ دیتا ہے وہ ایک آیۃ کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنی نماز کو باطل کر دیتا ہے (تفسیر در منثور ج ۱ صفحہ) اسی وجہ سے معویہ کے ایسا کرنے پر لوگوں نے انکو ٹوک دیا تھا۔ خود ان کا بیان سنئے:۔ عن معویۃ انہ قدم المدینۃ فصلی بھم ولم یقرء بسم اللہ الرحمن الرحیم ولم یکبر اذا انخفض واذا رفع فناداہ المھاجرون والانصار حین سلم یا معویۃ اسرقت صلاتک این بسم اللہ الرحمن الرحیم واین التکبیر فلما صلی بعد ذلک قرء بسم اللہ الرحمن الرحیم لام القران وللسورۃ التی بعدھا وکبر حین یھوی ساجدا یعنی معویہ نے ایک دفعہ مدینہ آکر لوگوں کو نماز پڑھائی لیکن اس طرح کہ نہ سوروں کے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور نہ جھکتے اٹھتے وقت تکبیر کہی جب سلام پھیر چکے تو مہاجرین و انصار پکارنے لگے اے معویہ تم نے اپنی نماز میں ڈاکہ ڈالا؟ بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہوا؟ تکبیریں کہاں گئیں؟ اس کا یہ اثر ہوا کہ جب اس کے بعد معویہ نے نماز پڑھی تو سورہ الحمد کے پہلے بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور دوسرا جو سورہ پڑھا اسکے قبل بھی کہا اور جب سجدہ کو جھکے تو تکبیر بھی کہی (تفسیر در منثور ج ۱ صفحہ) مختصر یہ کہ حضرت رسولخدا صلعم کے بعد نماز رسولؐ کی صورت شان بالکل ہی بدل دی گئی اسی وجہ سے جب حضرت امیر المومنینؑ کے ظاہری خلیفہ ہونے پر صحابہ نے حضرت کے پیچھے نماز پڑھی اور حضرتؑ نے

بالکل رسول ؐ کی طرح نماز پڑھی تو صحابہ آپس میں کہنے لگے کہ حضرت علی نے ہم کو رسولؐ کی نماز یاد دلادی ۔ امام بخاری صاحب نے لکھا ہے :۔ عن مطرف قال صلیت انا و عمران بن الحصین صلوٰۃ خلف علیؑ فکان اذا سجد کبر واذا رفع کبر واذا نہض من الرکعتین کبر فلما سلم اخذ عمران بیدی فقال لقد صلی بنا ھذ صلوٰۃ محمدؐ او قال لقد ذکرنی ھذا صلوٰۃ محمدؐ۔ یعنی مطرف بیان کرتے تھے کہ میں نے اور عمران بن حصین نے حضرت علیؑ کے پیچھے نماز پڑھی ۔ حضرتؑ جب سجدہ کرتے تکبیر کہتے ۔ جب سجدہ سے سر اوٹھاتے تکبیر کہتے اور جب دونوں رکعتوں سے اُٹھتے تکبیر کہتے ۔ جب حضرت سلام پھیر چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا حضرت علیؑ نے تو یہ ہم لوگوں کو رسولخداؐ کی نماز پڑھا دی یا کہا کہ حضرتؑ نے مجھ کو حضرت رسولخداؐ کی نماز یاد دلادی (صحیح بخاری پ ۳ ص ۱۰۸ کتاب الصلوٰۃ) غرض نماز رسولؐ جب ۲۵ سال کے اندر اس طرح بدل دی گئی کہ صحابہ کو کہنا پڑا کہ حضرت علیؑ نے نماز رسولؐ یاد دلادی تو اب کیونکر اطمینان ہو سکتا ہے کہ حضرات اہلسنت نے اذان میں بھی کاٹ چھانٹ نہیں کردی ہوگی ۔ شمس العلماء شبلی صاحب نے حضرت عمر کی اولیات میں لکھا ہے :۔ "فجر کی نماز میں الصلوٰۃ خیر من النوم اضافہ کیا ۔ چنانچہ موطا امام مالک میں اسکی تفصیل مذکور ہے" (الفاروق جلد ۲ ص ۳۱) جب ممدوح نے اذان میں ایک جملہ اضافہ کردینے کی جرءت کی تو کچھ حذف کردینے سے اُن کو کون امر مانع ہوتا ؟ اور اگر حضرت رسولخدا صلعم کے زمانہ میں اشہد ان علیا ولی اللہ اذان میں کہا جاتا ہو اور حضرت ابوبکر و عمر نے اس کو موقوف کرا دیا ہو تو اس پر تعجب کیونکر ہو سکتا ہے؟ اب کیونکر معلوم ہو کہ عہد رسول میں یہ جملہ اذان میں تھا یا نہیں ۔ اسکی تحقیق آسان ہے کہ خدا نے حضرت علیؑ کا نام برابر رسولؐ کے ساتھ رکھا تو اذان میں حضرت علیؑ کا نام کیوں نہیں رکھتا ۔ حضرت رسولخداؐ نے فرمایا ہے من فارق علیا فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللہ یعنی جو شخص علی سے فرق کرے گا وہ مجھ سے فرق کریگا اور جو مجھ سے فرق کرے گا وہ اللہ سے فرق کرے گا (کنز العمال ج ۶ ص ۱۵۶) اور آنحضرت صلعم بھی فرماتے تھے لما اسری بی الی السماء دخلت الجنۃ فرأیت فی ساق العرش الایمن مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اید تہ بعلی ونصر تہ بعلی یعنی جب مجھے معراج ہوئی اور میں داخل بہشت ہوا تو دیکھا کہ عرش کے داہنے پایہ پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ ۔ محمد رسول اللہ میں نے انکی مدد علی سے کی ان کی حمایۃ علی سے کی (کنز العمال جلد ۶ ص ۱۵۹ و تفسیر در منثور جلد ۳ ص ۱۹۹)

ایک اور دلیل اس بات کی کہ شروع میں اذان میں اشہد ان علیاً ولی اللہ بھی داخل تھا یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے اپنی زندگی ہی میں حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر اعلان کر دیا تھا کہ من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ کہ جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کے مولا ہیں جس کو محدثین اہلسنت برابر بیان کرتے آئے ہیں۔ پس جب حضرت نے ایک لاکھ سے زیادہ کے مجمع میں اس بات کا اعلان کرنا ضروری سمجھا تو اذان میں اپنی رسالت کے بعد حضرت علیؑ کی ولایت کا اعلان کیوں نہ کراتے حضرتؐ کا کوئی فعل خدائی حکم سے باہر نہیں ہو سکتا تھا اور عقل اس کو تجویز نہیں کر سکتی کہ خدا نے عرش پر تو حضرت رسولؐ کے ساتھ حضرت علیؑ کا نام لکھنا ضروری سمجھا اور حجۃ الوداع سے واپسی پر مسلمانوں کے اتنے بڑے مجمع میں حضرت رسولؐ کی ولایۃ کے ساتھ حضرت علیؑ کی ولایۃ کا اعلان بھی ضروری سمجھا مگر اذان میں حضرت کی ولایۃ کا اعلان ضروری نہیں سمجھا ہو۔ یہ معلوم ہے کہ اذان سے کلمہ حی علیٰ خیر العمل اس وجہ سے نکال دیا گیا کہ حضرات اہلبیتؑ اس کو کہتے تھے۔ علامہ شوکانی لکھتے ہیں والحدیث لیس فیہ ذکر حی علیٰ خیر العمل وقد ذھب العترۃ الی اثباتہ وانہ بدعۃ یعنی حدیث مذکور میں حی علیٰ خیر العمل کا ذکر نہیں ہے مگر اہلبیتؑ اس کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ جملہ اذان میں تھا۔ احتج القائلون بذلک بما فی کتب اھل البیت کامالی احمد بن عیسیٰ والتجرید والاحکام وجامع آل محمد من اثبات ذلک مسندا الی رسول اللہ یعنی اس کلمہ کے قائلین نے کتب اہلبیت سے استدلال کیا ہے۔ مثل امالی۔ احمد بن عیسیٰ و تجرید و احکام و جامع آل محمد کے جن میں اس کلمہ کا اثبات رسول اللہ تک باسناد کیا ہے۔ پھر لکھتے ہیں۔ عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یؤذن بحی علیٰ خیر العمل احیانا وروی فیھا عن علی بن الحسین انہ قال ھو الاذان الاول یعنی عبد اللہ بن عمر سے روایۃ کی ہے کہ وہ اذان میں حی علیٰ خیر العمل کہتے تھے اور اُسی میں حضرت علی بن الحسین (امام زین العابدینؑ) سے مروی ہے کہ یہی پہلی اذان ہے یعنی عہد رسولؐ میں جو اذان تھی وہ یہی ہے) (نیل الاوطار جلد ۱ صفحہ ۳۳۲) اور علامہ علی متقی نے لکھا ہے:۔ کان بلال یؤذن بالصبح ویقول حی علیٰ خیر العمل یعنی بلال حضرت رسول خدا صلعم کے موذن صبح کی اذان دیتے تھے اور وہ اس میں حی علیٰ خیر العمل بھی کہتے تھے (کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۶۶) اور علامہ قوشجی و علامہ تفتازانی نے لکھا ہے:۔ قال عمر ثلاث کن علیٰ عھد رسول اللہ انا انھیٰ عنھن واحرمھن واعاقب علیھن

وھے متعۃ النساء ومتعۃ الحج وحی علیٰ خیر العمل یعنی حضرت عمر کہتے تھے کہ تین باتیں رسول خدا صلعم کے زمانہ میں تھیں میں ان سب سے منع کرتا ہوں اور ان سب کو حرام کرتا ہوں اور ان سب پر سزا کروں گا۔ اور وہ عورتوں کا متعہ۔ اور متعہ حج اور اذان میں حی علیٰ خیر العمل کہنا ہے (تفسیر تنویر البیان ص۱۶۳) پس جب حی علیٰ خیر العمل تک جس کے کہنے سے کسی شیعہ کا خاص نفع نہیں تھا اور نہ کسی اور صاحب کا کوئی خاص نقصان تھا نکال دیا گیا اور اس کے کہنے پر سزا مقرر کی گئی تو اذان میں کلمہ اشہد ان علیاً ولی اللہ کیونکر باقی رہ سکتا تھا اور کس شیعہ کی یہ مجال تھی کہ درہ خاردار بلکہ نیزہ و تلوار کی چمک کے سامنے اس کو کہتا اور اپنے کو۔ اپنے عیال کو اپنے متعلقین کو اپنے اعزہ کو ہر قسم کی تباہی اور مصیبت میں مبتلا کرتا۔ لیکن اب وہ زمانہ نہیں ہے۔

اخبار غم افسوس (۱) ۵ ذیقعدہ کو ہمارے عزیز مولوی سید حسن صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے چند دنوں کی علالت سے انتقال کیا۔ مرحومہ بڑی نیک۔ خوش صفات۔ خوش سلیقہ اور زہد و ورع سے متصف تھیں۔ افسوس کوئی اولاد نہیں چھوڑی (۲) ۱۷ ذیقعدہ کو ہمارے مخلص دوست جناب مولانا حکیم سید ناظر حسن صاحب گوپالپوری ملا فاضل وصدر الافاضل و مدرس اعلےٰ مدرسہ ایمانیہ بنارس نے طویل علالت کے بعد انتقال کیا۔ مرحوم اپنے علمی کمالات اور عملی صفات میں بہت ممتاز تھے تمام عمر تعلیم و اشاعت امور دینیہ میں صرف کی اور نہایت ہر دلعزیز۔ صلح پسند اور وسیع الاخلاق رہے۔ افسوس مرحوم کے اولاد ذکور سے کوئی نہیں ہے۔ خدا مرحومین کے درجات عالی کرے اور پسماندگان کو صبر دے۔ مومنین سورہ فاتحہ و توحید کا ثواب ایصال کریں۔

تقریظ (۱) توشۂ آخرت۔ ذخیرۃ العباد و منتخب از رسائل وعروۃ وثقےٰ مطابق فتاوے جناب مولانا شیخ عبد الکریم قمی و جناب مولانا سید ابو الحسن اصفہانی دام ظلہما کا اردو ترجمہ کتاب الخمس تک ۱۲ صفحہ میں جناب مولانا سید راحت حسین صاحب گوپالپوری دام مجدہ نے حال میں شایع کیا ہے اور اس پر اپنے فتاوے بھی درج کر دیئے ہیں۔ بہت مفید اور کارآمد کتاب اور ضروری خدمت دین انجام دی ہے۔ خدا کرے بقیہ حصے بھی جلد شائع ہوں۔ قیمت صرف ۱؎۔ اس پتے سے طلب کریں۔ جناب مولانا سید راحت حسین صاحب دام مجدہ حسین آباد ضلع مونگیر (۲) سائنس اور مذہب:۔ ۵۲ صفحہ کا مختصر رسالہ مصنفہ مولوی مرزا احمد علی صاحب امرتسری دام مجدہ۔ درحقیقت یہ ممدوح کی وہ تقریر ہے جو آپ نے فیض آباد کی مجلس میں اس موضوع پر کی تھی اس کو قلمبند کر کے امامیہ مشن لکھنؤ نے شایع کر دیا۔ قیمت صرف ۱؎

کئی ایجنٹ کی ضرورت

چونکہ بفضلہ تعالےٰ دفتر اصلاح کی سوانح عمری خلیفہ اول نہایت درجہ
کی گئی اور منعم حقیقی کے احسان عظیم سے قوی امید ہے کہ خلیفہ
کی سوانح عمری بھی بہت مفید بلکہ دینی تحقیقات اور تاریخی معلومات کا بے
دنظیر ذخیرہ ہوگی جس کا اشتیاق مومنین کو کمال درجہ ہے اور جوانشاء بہت
دفتر اصلاح سے شایع کی جائیگی مگر اسکے لئے ابھی کئی ہزار روپیہ کی کتابیں
ہیں اس وجہ سے جلد از جلد ہندوستان کے ہر صوبہ میں ایک ایک ایجنٹ کی ضرورت
جو اپنے صوبہ کے ہر دیہات اور ہر شہر میں دورہ کرکے مومنین کو اصلاح و سوانح
خلیفہ اول کی خریداری پر آمادہ کریں تاکہ انکی رقموں سے سوانح عمری خلیفہ دوم کے مصارف
پورے ہوسکیں یعنی وہ کتابیں جمع کی جائیں جن سے اس سوانح عمری میں کام
جائیگا اور دو معین مصنف بھی مقرر کئے جائیں جو کتابوں سے مضامین نکالیں اور عبارتوں
ترجمہ کریں۔ غرض اسی طرح بہت سی ضرورتیں ہیں۔

جو حضرات اس زحمت کو قبول کرینگے ان کو ہم خرما و ہم ثواب حاصل ہوگا یعنی آخرت
میں جو اجر عظیم ملیگا اسکے علاوہ دفتر اصلاح سے کافی کمیشن پیش کیا جائیگا۔

جو حضرات اسکے لئے آمادہ ہوں وہ جلد خط کے ذریعہ سے شرائط ایجنسی
کریں تاکہ یکم محرم ۱۳۵۵ ہجری سے وہ کام شروع کردیں۔

المشتہر:۔ منیجر اصلاح کھجوا (صوبہ بہار)

(سید غازی الدین حید

۵۴ نمبر ۴ ۱۳۵۴ء